اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراہواں اجلاس (تیرھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14/نومبر 2025ء بمطابق ۲۲/جمادی الاوّل ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	05
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	19
5	رخصت کی درخواستیں۔	24
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	35

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 13

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14/نومبر 2025ء بمطابق ۲۲/جمادی اوّل ۱۴۴۷ھ۔

بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱۸۹ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۱۹۰ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ

قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۹۱

(پارہ نمبر ۴ سُوْرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۸۹ تا ۱۹۱)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا آنا جانا اِس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے رب ہمارے تُو نے یہ عبث نہیں بنایا تُو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): آنر ایبل اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر! سی ایم صاحب کا mic on کریں۔آواز آرہی ہے سر! آپ کی آپ بولیں۔

جناب قائد ایوان: جی mic ابھی on ہوا ہے۔

جناب اسپیکر! جی ہاں۔

جناب قائد ایوان: اِس میں current ہے i don't know کہ صرف میرے mic میں ہے یا باقی دوستوں کے بھی ہے۔ظہور صاحب! آپ اپنا چیک کریں۔current مجھ میں ہے؟ اچھا چلیں۔ جناب اسپیکر! مَیں ایک تو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وانا میں جو incident ہوا ہے کیڈٹ کالج کے بچوں پر جو حملہ ہوا ہے اُس میں کچھ شہادتیں ہوئی ہیں overall پورے پاکستان میں شہادتیں ہوئی ہیں ہمارے policeman's کی شہادتیں ہوئی ہیں اُس حوالے سے فاتحہ خوانی کریں اور خاص طور پر request کرتا ہوں آپ سے کہ ہمارے ایک سینئر اور seasoned politician سینئر عرفان صدیقی صاحب جو ہم سب کے اُستاد بھی تھے اور ایک بڑے منجھے ہوئے سیاست دان منجھے ہوئے صحافی اور ہمیشہ ہمارے ساتھ میرے ساتھ تو ذاتی طور پر کیونکہ میرے والد کے دوست تھے۔ مجھے وقت یاد آتا ہے کہ جب جنرل پرویز مشرف کے وقت مَیں جیل میں تھا تو he was the only one کہ جنہوں نے اپنے کالموں میں اُن کا ذکر کیا اُس مظالم کا ذکر کیا تو اُن کی جو میرے ساتھ ایک اُلفت رہی ایک محبت رہی وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہے گی۔تو مَیں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی طرف سے بھی اُن کو خراجِ عقیدت بھی پیش کیا جائے اور اُن کے لیے دعائے مغفرت بھی کی جائے اور اس طرح ہمارے پاکستان پیپلز پارٹی کے بڑے سینئر رہنما آغا سراج دُرانی صاحب وہ بھی منجھے ہوئے سیاستدان رہے ہیں،اسپیکر سندھ اسمبلی رہے ہیں، مختلف ٹائمز پر منسٹرز رہے تو اُن کیلئے بھی میری درخواست ہے کہ۔اسلام آباد میں خودکش دھماکہ ہوا اُس میں لوگوں کی شہادتیں ہوئیں، تو جملہ سب کے لئے اگر دعائے مغفرت فرمادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر! مختلف incidents میں ملک کے اندر جتنی شہادتیں ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ سینئر عرفان صدیقی صاحب اور آغا سراج دُرانی صاحب کے لیے دُعا کی جائے ۔جی جی ہوگیا آپ سنا کریں اُس کا ذکر ہوگیا۔ مولوی صاحب! دُعا کریں۔

(دُعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر! اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ ۔رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِن لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ، صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیِ الْعَظِیْم .(وقفہ سوالات)

میر زابدعلی ریکی صاحب! چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں۔نہیں نہیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر،آپ بیٹھیں، ایجنڈے پر چلیں گے۔ہم ایجنڈے پر چلیں گے نہیں نہیں،No point of order،تشریف رکھیں۔آپ نے اگر بولنا ہے تو ایجنڈے کے بعد آپ کو ہم timeدیں گے آپ بولیں اُس پر۔پونے دو گھنٹے sessionہو رہا ہے لیکن لوگ آ کے جب پانچ منٹ کے لیے حاضری لگا کے بھاگ جاتے ہیں، ایسے بھی sessionsتو ہوتے ہیں۔ٹھیک ہے ٹھیک ہے، پوائنٹ آپ کا آن ریکارڈ آ گیا ہے۔میر زابدعلی ریکی صاحب نے دیکھیں پچھلی دفعہ اُنہوں نے پوری اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا تھا یہاں سے کہ ہم questionلاتے ہیں اورconcern ministerاپنے sessionمیں نہیں آتے اور ہمارے سوالوں کو وہ نہیں سنتے تو آج وہی questions ہیں جو پچھلی دفعہ منسٹر کے نہ ہونے سے deferہوئے تھے۔آج زابدعلی ریکی صاحب موجود نہیں ہیں اب وہ questions اگر ان کے questions کو defer کردیں؟ defer کردیں؟ ۔۔(معزز اراکین بغیر مائیک کے بول رہے ہیں)۔۔ defer کردیںok۔ . ok, done done آپ تشریف رکھیں،تشریف رکھیں۔ questions جو۔۔۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! آپ نے ایجنڈا دیا تھا تین بجے کا۔

جناب اسپیکر: ایجنڈے کے اوپر۔

جناب قائد حزب اختلاف: تین بجے میر زابدعلی ریکی صاحب کو پہنچنا بھی تھا اور آپ نے راتوں رات change کر کے صبح 10 بجے کر لیا اِس کو ذرا اپنا بھی تو دیکھئے ناں۔

جناب اسپیکر: نہیں راتوں رات change نہیں کیا۔

جناب قائد حزب اختلاف: اور منسٹر صاحب ہم کو نہیں بتاتے وہ نہیں آتے اور آج منسٹر اُٹھ کے کہتے ہیں اس کوdispose off کردیں۔

جناب اسپیکر: راتوں رات change نہیں کیا ہے ہم نے ایجنڈا دو دن پہلے ان کی timing change کی ہے اور سب کو پھر convey بھی کردی تھی anywayوہ اپنی جگہ پر ہے میر زابدعلی ریکی صاحب! چونکہ پچھلے سیشن میں منسٹر صاحب نہیں تھے، اِس دفعہ زابدعلی ریکی صاحب نہیں ہیں اس کو defer کرتے ہیں for the last timeتاکہ next question کے اندر اِس کو dispose off کریں گے۔میر زابدعلی ریکی صاحب کا

سوال نمبر 18 جو کہ منصوبہ بندی وترقیات سے متعلق ہے میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 20 جو again P&D سے متعلق ہے میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 180 محکمہ منصوبہ بندی سے متعلق ہے again میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر again P & D 181 کے ساتھ میر زابد علی ریکی کا سوال نمبر again P&D 182 کے ساتھ میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال defer 18, 20, 180, 181, 182 کیے جاتے ہیں۔ میر اسد اللہ بلوچ صاحب، آپ اپنا سوال نمبر 28 دریافت فرمائیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: سوال نمبر 28 ۔

☆**28 میر اسد اللہ بلوچ، رکن اسمبلی:** <u>نوٹس: موصول ہونے کی تاریخ 30 مئی 2024ء</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 24-2023ء کے بجٹ میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل کسقدر رفنڈز مختص کئے گئے ہیں تفصیل دی جائے۔ نیز تاحال جاری کردہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں خرچ کئے گئے فنڈز کی مکمل ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی۔

میر اسد اللہ بلوچ: ایک آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ 24–2023ء میں جب اسمبلی کی اِس سیشن کے دوران اس time بجٹ میں پنجگور ڈسٹرکٹ کے لیے 7 ارب روپے کی عوامی نوعیت کی اسکیمز تھیں بعد میں جب 25–2024ء کا جو بجٹ ہوا وہ delete کیے گئے حالانکہ بہت سے دوسرے ڈسٹرکٹس میں اسکیمز تھیں تو انہوں نے اُن کو protect کیا گیا۔ میں نے یہاں آواز بلند کی جناب سی ایم صاحب نے کہا کہ 7 ارب روپے جو آپ کو میر قدوس صاحب کے دور میں دیے گئے ہیں، یہ فنڈ کوئی ریوڑی نہیں ہے کہ آپ کو اتنے پیسے ملے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اسی سال پھر وزیرِ اعلیٰ صاحب نے اپنے حلقے میں 20 ارب سے زیادہ لے کے گئے تو یہ جو بیانیہ ہوتا ہے اسمبلی میں ہم دیتے ہیں تو اِس پر پھر تمام ممبروں کا یکسو ہونا چاہیے میری اسکیمز میرے فام ہاؤس کی نہیں تھیں پسماندہ اِس سماج کے بلوچستان کے اس پسماندہ حالات سے جو ہزاروں سال سے ہوتے آرہے ہیں اُس کو ترقیاتی عمل

میں شامل کرنا یہ پیپلز پارٹی کا بھی slogan ہے مجھے افسوس ہے کہ پیپلز پارٹی کے CM ہوتے ہوئے ایک حد تک کیوں تنگ نظری ہے جو ایک علاقے کی ڈویلپمنٹ کو delete کر کے کٹوتی کر کے پھر اپنے علاقوں میں کہیں کسی نے 18 ارب لیے کسی نے 12 ارب لیے کسی نے 40 ارب روپے لیے۔تو میں یہی سمجھتا ہوں سر! آپ رولنگ دے دیں میرے پاس وزیر صاحب بیٹھے ہیں کہ ہمارے اِس حلقے سے اِس ڈسٹرکٹ سے کیوں اتنی زیادتی کی گئی۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی۔thank you minister concerned please

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! میر اسد صاحب کی باتیں بڑی اچھی ہیں لیکن شاید میں اُن کو کچھ ریکارڈ دُرست کرلو۔جب یہ 24-2023ء کی PSDP بنی تو اُس وقت گورنمنٹ جارہی تھی جون کے بعد گورنمنٹ ختم ہوگئی اور پھر نئے elections ہوئے جب ہماری حکومت آئی تو اُس میں ہمیں ایک backlog ملا ایسی اسکیمات کا جو ہم سمجھ رہے تھے کہ جو due process ہے اسکیمات کو scrutinise کرنے کا اور اِس کو ڈالنے کا اُس وقت سی ایم صاحب کی direction پر تین سیکٹر ایسے تھے جس میں اُنہوں نے کہا کہ اِن سیکٹر کو secure کریں اور باقی کو rationalize کریں۔اُس میں ہیلتھ، ایجوکیشن اور پبلک ہیلتھ۔تو اُس وقت یہ دیکھا گیا تھا کہ چونکہ الیکشن کا سال تھا اور جو بھی ممبران اُس وقت بشمول میں اُس وقت خیال تھا کہ ہم یہ اسکیمات وہ protect کرلیں گے اور الیکشن کے دوران اِس کو استعمال کریں گے لیکن الیکشن کمیشن نے اِس کے بعد فوری طور پر پابندی لگادی کہ جو پرانی گورنمنٹ کی اسکیمات ہیں اُن کو آپ رُوک دیں تاکہ الیکشن متاثر نہ ہو اور free and fair election کا جو concept ہے وہ آگے بڑھے۔اِس میں آپ کو وثوق سے بتاؤں گا کہ سی ایم صاحب نے کسی فرد کے حوالے سے کسی علاقے کے حوالے سے کوئی اِسطرح کی direction نہیں دی ہے البتہ جو important sectors تھے ہیلتھ، ایجوکیشن اور پبلک ہیلتھ جو بلوچستان کی need ہیں اُن پر کسی قسم کی قدغن نہیں تھی۔شکریہ۔

جناب قائد ایوان: میر صاحب! میں self-explanation پر۔

جناب اسپیکر: جی۔please

جناب قائد ایوان: آنرایبل ممبر اسد بلوچ صاحب کی اگر میری اِس بات پر جو میں نے بطور محاورہ کہا تھا اگر اُن کی کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو اُس کیلئے میں سخت معذرت خواہ ہوں اور اگر اِن کا کوئی مسئلہ ہے جو اِنہوں نے خود تجویز دی میں direction دیتا ہوں منسٹر P & D کو کہ وہ اِن کے ساتھ بیٹھ جائیں اور آپ کے جو مسائل ہیں اُن کو ہم حل کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں حکومت ہمیشہ تیار ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 28 اسداللہ بلوچ صاحب کا dispose off میر یونس عزیز زہری صاحب آپ اپنا سوال نمبر 291 دریافت فرمائیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سوال نمبر 291 ۔

☆**291 میر یونس عزیز زہری، رکن اسمبلی:** نوٹس: موصول ہونے کی تاریخ یکم اگست 2025ء

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

مالی سال 2022ء تا جون 2025ء کے دوران محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں کل کتنے پروجیکٹس شروع کیے ہیں اوران پروجیکٹس کیلئے کتنے پروجیکٹ ڈائریکٹرز کس پالیسی کے تحت تعینات کئے گئے ہیں۔ نیز پروجیکٹس اور تعینات کردو پروجیکٹ ڈائریکٹرز کے نام مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی.minister concerned please

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جواب ضخیم ہے لہٰذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کے لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! میں نے سوال کیا ہے کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال 2022ء تا 2025ء کے دوران محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ذرا نوٹ فرمائیں جناب اسپیکر صاحب! مختلف اضلاع میں کل کتنے پروجیکٹس شروع کیے اور اِن پروجیکٹس کیلئے کل کتنے پروجیکٹ ڈائریکٹرز کس پالیسی کے تحت تعینات کیے گئے ہیں نیز پروجیکٹس اور تعینات کردہ پروجیکٹ ڈائریکٹرز کے نام اوراس کی تفصیل دی جائے۔تو جناب اسپیکر! جواب میں اُنہوں نے ایک پلندہ روانہ کیا ہے اِس میں اُنہوں نے کوئی میونسپل کمیٹیز یا صرف کوئٹہ کے،صرف کوئٹہ، میں نے تمام اضلاع کے مانگے ہیں نہ اِس میں کسی ڈائریکٹر کا نام اِنہوں نے دیا ہے نہ اِنہوں نے کسی پروجیکٹ کا نام لکھ کے دیا ہے نہ اِس میں کسی اور اضلاع کا ذکر ہے یہ جتنے بھی دیئے ہیں یہ صرف کوئٹہ کی میونسپل کمیٹی ،ٹاؤن کمیٹی یا چھوٹی چھوٹی اسکیمیں اِس میں ڈال کے مجھے ٹھگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: پی اینڈ ڈی کے نہیں ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: یہ آپ کے سامنے ہیں پی اینڈ ڈی کا یہ آپ دیکھ لیں اور اُن کی ٹیبل پر بھی ہوگا اگر میں جھوٹ بولوں تو یہ سامنے ہیں اِس میں کوئٹہ کے علاوہ منسٹر صاحب کوئی مجھے دکھا دیں۔اِس طرح چیزیں،منسٹرز صاحبان

دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم نے سوال کیا ہے اور جواب کیا دے رہے ہیں محکمہ، اِس کے خلاف میں کہتا ہوں کہ انکوائری ہونی چاہیے کہ اِس طرح کے جوابات دیتے اُس محکمے کے سیکرٹری کو suspend کرنا چاہئے کہ وہ اپنے وزیر کو، میرے پاس پڑا ہوا ہے اِس میں کوئٹہ کے علاوہ کسی ایک ضلع کا مجھے دکھا دیں یا اِس میں کسی پروجیکٹ ڈائریکٹر کا نام دکھا دیں یا اِس میں کسی پروجیکٹ کی پالیسی دکھا دیں یہ پڑا ہوا ہے پورا اِن کا کہ جی لائبریری سے میں نے اُٹھایا جو بھی دیا اِس میں کوئٹہ کے علاوہ ایک نام ہو گیا تو میں مجرم ہوں۔ جناب اسپیکر! اِس طرح کے سوالات یہ تو اسمبلی کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ سوال کیا ہے نہ سوالات کو پڑھتے ہیں بلکہ گمراہ کررہے ہیں غلط جوابات دے رہے ہیں۔ تو اِس کی سزا ہونی چاہیے کہ آئندہ اِس طرح کے سوالات نہ ہوں تو اِس کیلئے آپ کوئی decision دے دیں کہ میں نے اُس دن بھی کہا تھا کہ یہ غلط ہے پھر بھی اِنہوں نے ٹھیک نہیں کیے ہیں۔ آپ دیکھ لیں اِس میں کوئٹہ کے علاوہ سر! کہیں بھی اگر کوئی آپ کو نظر آجائیں آپ مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: جی. minister concerned please

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: جناب اسپیکر! ہمارے محرک نے جو سوال پوچھا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ کوئی پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈھکی چھپی نہیں لگا ہے اُس کا باقاعدہ ایک طریقہ کار ہے وہ یہ ہے کہ جو پلاننگ کمیشن نے اپنا جو manual جاری کیا ہے کہ 3 ارب سے اُوپر جو اسکیمات ہونگیں اُن کا آپ PD لگا دیں اور پلاننگ کمیشن میں یہ بھی موجود ہے کہ آپ اُس کا باقاعدہ انٹرویو کریں یا کوئی makeshift arrangement کریں تو جتنے بھی PDs لگے ہیں اُسی طریقہ کار کے مطابق لگے ہیں اور سارا on record موجود ہے اگر پھر بھی ہمارے محرک مطمئن نہیں ہو رہے ہیں میرے ساتھ بیٹھیں میں اُن کو تمام لسٹیں اُن کو فراہم کردوں گا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ PDs کی appointment میں کوئی irregularities ہوئی ہو یا قانون میں جو لکھا ہوا ہے اُس کے برعکس کوئی PD لگایا گیا ہو۔

جناب اسپیکر: thank you

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی، جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: لائبریری سے یہ مجھے ملا ہے ناں میں سوال کررہا ہوں میرے سوال کا جواب تو منسٹر صاحب مجھے پورا دے دیں ناں۔ لائبریری سے یہ مجھے ملا ہے۔

جناب اسپیکر: میں آپ کو۔

جناب قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! آپ ذرا غور کر لینا منسٹر صاحب گول مول کر کے اپنی باتیں کہہ رہے ہیں کہ جی پڑھا ہوا ہے۔ میں تو نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے غلط کیے میں تو یہ بھی نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے غلط پراجیکٹ ڈائریکٹرز لگا دیئے ہیں۔ میں اُن سے جو چیزیں مانگا رہا ہوں اُن میں سے ایک بھی اُنہوں نے نہیں دیا ہے۔ ایک عام سادہ کہیں سے فوٹو کاپی کر کے کوئٹہ کے کچھ سی اینڈ ڈبلیو، لوکل گورنمنٹ کے، پبلک ہیلتھ کی چھوٹی چھوٹی اسکیمیں لا کے مجھے دے دیئے کوئی اور نہیں دیا۔

جناب اسپیکر: اچھا دو چیزیں میں آپ کے گوش گزار کر دوں ایک تو آپ کا یہ question دوبارہ جائے گا اور جو کچھ آپ نے پوچھا ہے اُس کے متعلق اُن سے تقریباً جواب طلبی کی جائے گی جب تک وہ اُس طرح کے جواب نہیں دیتے۔

جناب قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! پہلے تو یہ دیکھ لیں غلط جواب اُنہوں نے کیوں دیا ہے؟

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

جناب قائدحزب اختلاف: اِس کے بارے میں تو کچھ وہ کر لیں۔

جناب اسپیکر: اچھا دوسری بات یہ ہے کہ میں نے پچھلی دفعہ، سیکرٹری اسمبلی کو میں دوبارہ بتانے جا رہا ہوں کہ ہم نے۔۔۔

جناب قائدحزب اختلاف: دیکھیں وزیر صاحب اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتے ہوئے پھر بھی argument کر رہے ہیں کہ نہیں جی اِس طرح نہیں ہے لائبریری سے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں اِس لئے تقریباً وہ شاید ہو سکتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی۔۔۔

جناب قائدحزب اختلاف: مجھے ہاں بیٹھنے کی ضرورت ہے مجھے کسی کے ساتھ ذاتی بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے، ویسا میرا بھائی ہے۔

جناب اسپیکر: میں آپ کا question دوبارہ بھیج رہا ہوں۔

جناب قائدحزب اختلاف: میں دس مرتبہ اُس کے پاس جاؤں گا لیکن یہ ہے کہ اسمبلی کو گمراہ کیا گیا ہے اسمبلی میں غلط جواب دینے کا مقصد کیا ہے؟

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب! غلط جواب دینے پر جواب طلبی کریں گے اور آپ کا question دوبارہ ڈیپارٹمنٹ میں جائے گا۔

جناب قائدحزب اختلاف: دوبارہ جانے کا وہ الگ وہ ہے جواب طلبی کرلیں۔

جناب اسپیکر: دونوں کا ہوگا۔

جناب قائدحزب اختلاف: اور جو بھی اِس میں involve ہیں اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب اسپیکر: اور دوسری بات آپ سے میں ایک اور کردوں سیکرٹری صاحب میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا یونس عزیز زہری صاحب! ایک منٹ توجہ فرمائیں پلیز۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا question ہوگا اُس کا سیکرٹری یہاں موجود ہوگا لیکن سیکرٹری صاحبان آج بھی نہیں آرہے ہیں میں ابھی رُولنگ دے رہا ہوں سیکرٹری آئیں ok۔ جو بھی سیکرٹری جس ڈیپارٹمنٹ کا ہوگا اگر یہاں نہیں ہوگا ہم گورنمنٹ کو direction دیں گے کہ اُس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ یونس عزیز زہری صاحب! آپ کی دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ کے نوٹس میں ہو کہ PD تین ارب کا ایک پروجیکٹ چار پانچ پروجیکٹس کو ملا کے تین ارب کے بنانے کے اُوپر PD نہیں لگ سکتا صرف ایک پروجیکٹ جس کی اسکیم ہوگی اُس پر PD گورنمنٹ آف بلوچستان یا جو بھی گورنمنٹ ہوگی اُس پر لگا سکتے ہیں یہ آپ کے نوٹس میں ہو آئے گا آپ کے پاس۔

جناب قائدحزب اختلاف: اور پروجیکٹ ڈائریکٹر اُنہوں نے دو، دو لاکھ روپے چار، چار لاکھ روپے والے لوکل گورنمنٹ کے اور اس کو پی ایچ ای کے حوالے کر دیئے گئے۔ میں جو مانا تھا نہیں دیا جناب اسپیکر!۔

جناب اسپیکر: next session سنیں، سنیں آپ زہری صاحب monday کو ہمارا سیشن ہے پھر tuesday کو نہیں ہے wenesday کو ہے wednesday کو رولنگ دے رہا ہوں کہ wednesday والے سیشن میں آپ کے question کے مطابق تمام معلومات آپ کے پاس آئینگی۔

جناب قائدحزب اختلاف: شکریہ جناب اسپیکر!۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: دوست نے اس کو پڑھا نہیں ہے میرا خیال ہے کہ ایک تو یہ ریکارڈ بھی موجود ہے نمبر ون، نمبر دو، دوسرا جتنے بھی ہمارے بیسٹ نالج میں تھا ڈیپارٹمنٹ نے ان کو فراہم کر دیے۔ اور ان کی ٹیبل پہ پڑھا ہوا ہے تیسرا جو آپ نے کمنٹس دیے دیکھیں اب کچھ ایسے پروجیکٹس ہیں اس میں یہ نہیں کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹس کے بھی اپنے پروجیکٹس ہیں اب ایک facilities اسکولوں کی بنانی ہیں۔ وہ جب پورے بلوچستان کے ہیں۔ اب اس کے لیے ایک پہلا پروجیکٹ آپ لے آئے پی ایس ڈی پی میں اب ہر ایک سی ایم صاحب کو تو اس کا پی ڈی مقرر نہیں کر سکتے ناں۔ آپ کو centralise ایک پالیسی بنانی ہوگی۔ یہ مسئلہ صرف صوبے کا نہیں ہے اور یہ پریکٹس چاروں صوبے میں چل رہی ہے۔ اور وفاق میں چل رہی ہے۔ ابھی آپ کے علم میں ہوگا کہ وفاق نے کوئی 11

دانش اسکولز شروع کیے ہیں۔ان کا پروجیکٹ ڈائریکٹر پلاننگ کمیشن نے لگایا ہوا ہے اسلام آباد میں بیٹھا ہوتا ہے۔حالانکہ دانش اسکول صحبت پور میں بن رہا ہے ڈیرہ بگٹی میں بن رہا ہے، اور بھی ڈسٹرکٹس ہیں ادھر بن رہے ہیں۔تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور یہ ہماری جتنی بھی best capacity تھی جتنی بھی ہمارا جو کوئی hub knowledge تھا۔ہم نے ان کو فراہم کر دی خدانخواستہ محرک سے کوئی چیز چھپانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی چھپا سکتا ہے۔جو بھی نوٹیفکیشن ہوتا ہے جو بھی appintment ہوتی ہے اس کی جو سرکولیشن ہے وہ ہر جگہ پہنچ جاتی ہے، اگر کسی پروجیکٹ پر جو ہے معزز رکن کو کوئی اعتراض ہے وہ بتا دیں۔اور جہاں تک پی اینڈ ڈی کا سوال ہے یہ تو سارا پی اینڈ ڈی manage نہیں کرتا سی اینڈ ڈبلیو کے اپنے کئی پروجیکٹس ہیں اریگیشن کے اپنے کئی پروجیکٹس ہیں۔باقی محکموں کے اپنے پروجیکٹس ہیں۔تو یہ پورے پاکستان کا precedent ہے۔یہ صرف صوبہ بلوچستان کا نہیں ہے شکریہ۔

جناب اسپیکر: پلاننگ کمیشن نے جو۔ایک منٹ زہری صاحب! ایک منٹ زہری صاحب! پلاننگ کمیشن نے ایک پیٹرن دیا ہوا ہے پی ڈی لگانے کے لیے ہمیں اس rules and procedures کو follow کرنا پڑے گا جو بھی طریقہ کار ہے even اگر آپ کی آپ نے مثال دی کہ ہمارے different ڈسٹرکٹس میں ہمارے سکولز ہیں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک پروجیکٹ ہوگا۔ظاہر ہے اس میں پھر مختلف پر نیچے جب جائیں گے ان کا ہوگا اس procedures کو ہم نے follow کرنا ہے باقی آپ منسٹر صاحب ہیں آپ بہتر جانتے ہیں جی یونس عزیز زہری صاحب please leader of the House

جناب قائد ایوان: اپوزیشن لیڈر اور honourable minister for planning بہت senior politician ہے اگر اس سوال پر انکے ساتھ discussion نہیں ہو رہی ہے۔تو میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس کو چیمبر میں discuss کر لیں اور جو آپ کو ریکارڈ چاہیے وہ بعد میں بے شک اسمبلی کا حصہ بنا لیں تو اس بحث کو ختم کر لیں۔

جناب اسپیکر: بالکل ایسے ہی ہوگا انشاءاللہ تعالی۔جی

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! جی مَیں تو satisfy ہو گیا۔آپ سے آپ نے کہا کہ یہ وہ کریں۔منسٹر صاحب پھر اپنی بات پہ زور دے رہا ہے اس سے تو یہ ہے کہ تمام ہاؤس کا استحقاق وہ مجروح کرایا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں انفارمیشن کا غلط ہے بالکل۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آپ ان سوالات کو جوابات دیکھ لیں اگر ان میں سے میرے سوال سے متعلق اس نے کوئی جواب دیا ہے تو میں مجرم ہوں جناب اسپیکر! ''من چہ می گویم دمبورہ چہ می گوئی''۔میں کیا بول رہا ہوں

منسٹر صاحب کا جواب کیا بول رہے ہیں اس لیے تو میرا استحقاق مجروح ہے اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ میں تو اس چیز میں وہ کر رہا ہوں میں نے کہا کہ میں satisfy ہوں۔ تو پھر بھی وہ بحث کر رہا ہے اس پہ کہ نہیں میں نے صحیح بتایا۔

جناب اسپیکر: done ہو گیا بس question آپ کا مسئلہ حل ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: کوئٹہ کے گٹر نالیوں کا وہ بنا کر دے دیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا question ایڈریس ہوگا جو آپ کے question کے مطابق آپ کے پاس انفارمیشن آجائے گی۔ اگر نہیں آئی ہے۔ میر یونس عزیز صاحب! آپ چیئر کو ایڈریس کریں please۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! منسٹر صاحب کو شوق ہے بحث کرنے کی بات کریں۔ میں بھی بات کر لیتا ہوں میں نے جو question پڑھ کے سنایا اگر اس question سے متعلق اس نے جواب دے دیا ہے تو مجھے آپ ہاؤس سے نکالیں۔ اگر نہیں ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ کیونکہ ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور میرا استحقاق مجروح کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب میں سیکرٹری اسمبلی کے ایک 17 گریڈ افسر کی ڈیوٹی لگا رہا ہوں وہ آپ کے question اور اُن کے جوابات کو سامنے رکھیئے گا اگر آپ کے question کے متعلق جوابات نہیں آئے ہیں۔ تو اس میں دورائے نہیں ہے کہ اس نے اسمبلی کو مذاق سمجھا ہے۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوگی آپ تشریف رکھیں مہربانی ہو جائے گی۔ next مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ اپنا سوال نمبر 303 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لیکن اس سے پہلے میں بھی وہی بات کروں گا جناب اسپیکر! میں اسمبلی میں فکس ٹائم پہ آتا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں اگر میں دنیا میں ہوں تو ٹائم پہ کوشش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! آپ اپنا question کی طرف آئیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لیکن اس پہ کوئی ترمیم کوئی تحریک آئندہ لے آئیں، پونے دو گھنٹے ہم انتظار کرتے ہیں اس پہ کوئی تحریک یا بل کوئی 18 ویں یا 28 ویں ترمیم لانے کی ضرورت ہے۔ سوال نمبر 303۔

☆303 مولانا ہدایت الرحمٰن، رکن اسمبلی: <u>نوٹس: موصول ہونے کی تاریخ 22 ستمبر 2025ء</u>

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے ماتحت کتنی اتھارٹیز ہیں اور ان اتھارٹیز کے کتنے ملازمین ہیں۔ نیز اتھارٹیز کو سالانہ کتنی رقم دی جاتی ہے۔ فعال اور غیر فعال کتنی ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جواب موصول ہونے کی تاریخ 28 اکتوبر 2025ء۔

محکمہ منصوبہ بندی کے ماتحت کل 2 اتھارٹیز ہیں:۔

1- بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی۔

2- بلوچستان پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی۔

بی ڈی اے کے کل 934 ملازمین ہیں اتھارٹی کو سالانہ 381.870 ملین روپے دیئے جاتے ہیں اور پی پی پی کے 25 ملازمین ہیں اور اتھارٹی کو سالانہ 104.0 ملین روپے دیئے جاتے ہیں اور تمام ملازمین فعال ہیں جنکی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔

جناب اسپیکر: concerned minister please سوال نمبر 303 پی اینڈ ڈی۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا ہدایت لرحمٰن بلوچ: جی جناب بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بی ڈی اے۔ماشاء اللہ ہمارے صوبے کا ایک فرشتہ ادارہ ہے۔اس میں 934 ملازمین ہیں۔اور اس میں آخر میں لکھا ہے کہ تمام ملازمین فعال ہیں۔اتھارٹی کے بارے میں نہیں بتایا عملہ اتھارٹی کے بارے میں نہیں بتایا کہ فعال ہے یہ بتائیں کہ تمام ملازمین فعال ہے۔میں تو پوچھ رہا تھا اتھارٹی فعال ہے۔فعال نہیں ہے ملازمین تو فعال ہیں تنخواہ ملیں گی فعال ہی ہوگا۔تو سوال یہ ہے کہ جو بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے۔فعال سے میرا سوال کا مقصد یہ تھا کہ اتھارٹی اپنے پاؤں پر ہے کچھ کر رہی ہے۔یہ بلوچستان پر بوجھ ہے میرے جواب سوال کا مطلب یہ تھا کہ بلوچستان اتھارٹی اور دو اتھارٹیوں کو بتاؤ۔سب سے بڑی اتھارٹی یہی ہے۔اور 900 ملازمین ہیں ان کی تنخواہیں اور بلوچستان ڈویلپمنٹ صوبے میں کیا کرتی ہے۔اس کے اپنے وسائل کیا ہیں،اس نے تو ایک کاروراٹ ایک ادارہ بنایا تھا ہمارا desalination plant بنا ہے ماشاءاللہ بہترین گوادر والے اب بھی بددعا دے رہے ہیں محکمہ بی ڈی اے کو۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کے سوال میں تو یہ یہ جزو نہیں ہیں کہ اتھارٹی کیا کرتی ہے،آپ سوال کو ذرا پڑھیں،آپ کا سوال کیا کہہ رہا ہے۔

مولانا ہدایت لرحمٰن بلوچ: میں نے کہا ہے کہ کتنے فعال ہیں یہ تو کہا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں،نہیں آپ کے دیکھیں۔محکمہ منصوبہ بندی۔۔۔

مولانا ہدایت لرحمٰن بلوچ: میں نے لکھا ہے کہ کتنے ملازمین ہیں کتنے غیر فعال اور کتنے فعال ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: اور پھر آپ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سارے فعال ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس نے کہا ملازمین فعال ہیں۔

جناب اسپیکر: اتھارٹیز فعال ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس نے لکھا ہے کہ تمام ملازمین فعال ہیں۔

جناب اسپیکر: means تمام اتھارٹیز فعال ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: means کیوں کہہ رہے ہیں اس میں means کہ کیا بات ہے۔نہیں جواب بھی دے دیں کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 9 سو ملازمین کے ساتھ، مجھے ضمنی سوال کے حوالے سے کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بلوچستان پر بوجھ ہے یا خود بھی کماتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی minister concerned please

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات مولانا صاحب نے ازراہ مزاق میں بڑا اچھا سوال پوچھا ہے۔ بنیادی طور پر بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 1974ء کو معرض وجود میں آیا۔اُس وقت اس کے بنانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اُس وقت جو policy makers یا اُس وقت کی حکومت بیٹھی ہوئی تھی۔اُنہوں نے یہ خیال کیا کہ بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم Law and departments کے ذریعے نہیں کر سکتے ہیں۔اُن کے جوایکٹ ہیں وہ ہمیں اجازت نہیں دیتے ہیں۔اسلئے ہم ایسی اتھارٹی بنانے کی ضرورت ہے جو ہم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے نہیں کر سکتے ہیں وہ ہم اتھارٹی کے ذریعے کریں۔مقصد اُن کا یہ تھا کہ اتھارٹیز وقت کے ساتھ ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے۔لیکن بدقسمتی سے جو اُس وقت concept تھا، اُس پر یہ پورا نہیں اُترے۔جتنی بھی بلوچستان میں اتھارٹیز بنی ہیں جس میں BDA ہے، QDA ہے، واسا ہے، GDA ہے اور بھی شاید ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ہوں گی۔ وہ آہستہ آہستہ economically and financially جو ہیں وہ paralyzed ہونا شروع ہوگئیں۔اب جو past میں کسی نے کونسی کرپشن کی ہے، کسی نے کیا گل کھلائے ہیں اُس بحث میں مَیں نہیں جاتا۔اگر اس پر جائیں گے تو بہت بڑا پنڈورا بکس کھل جائیگا۔اور بہت سی باتیں سامنے آجائیں گی۔لیکن جو موجودہ بی ڈی اے کا جو، وہ ہے۔جس میں اس کا وزیر مَیں ہوں۔تو مجھے ایک رپورٹ مجھے بتائیں کہ جہاں بی ڈی اے نے کوئی ایسے غلطی کی ہے۔ even کہ مَیں خود پی اینڈ ڈی کا وزیر ہوں۔اور بی ڈی اے کے domain میں ڈویلپمنٹ بھی آتی ہے لیکن میرے دو بجٹ ہم نے دیئے ہیں۔مَیں نے آج تک نہ پی اینڈ ڈی سے کہا کہ ایک اسکیم بی ڈی اے کو دو۔اور نہ بی ڈی والوں سے کہا کہ ایک اسکیم مانگنے کی کوشش کرو۔اور نہ ہی کسی ایم پی اے صاحب کو مَیں نے کہا۔البتہ اس کے برعکس بہت سے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں

بہت سی ایسی اسکیمات گئیں جن پر مَیں discuss ہی نہیں کروں گا۔اور دوسری بات مولانا صاحب نے ایک لفظ پر بڑا زور دیا فعال کا۔تو مولانا صاحب کا حق بھی بنتا ہے ہمارے ایم پی اے ہیں اور خود بھی بہت فعال ہے ہمیشہ وقت پر آتے ہیں۔اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ کوئی گھوسٹ ملازمین نہیں ہیں۔وہ سارے جو ہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔البتہ اُن کے کوئی کچھ ایشوز ہیں regularization, کے اور بھی بہت معاملات ہیں اور پولیٹکل بھی ہو گئے ہیں۔کچھ genuine بھی ہیں۔کچھ گورنمنٹ نے مستقبل کو دیکھ کر فیصلہ کیا ہے۔وہ الگ قصہ کہانی ہے۔لیکن مولانا صاحب کا اس میں پورا جواب موجود ہے۔اگر اُس نے وہ مزید سوال کرنا ہے تو حاضر ہے۔

جناب اسپیکر: جی

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی یہ کس محکمے کے تحت آتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر پی اینڈ ڈی۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: یہ جو چھوٹی چھوٹی اتھارٹیز ہیں۔اُن کا parent department ہوتا ہے۔پہلے BCDA پی اینڈ ڈی کے under تھا۔لیکن وقت کے ساتھ یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ BCDA کے تمام کام فشریز ڈیپارٹمنٹ دیکھ رہا ہے۔تو اُس کو فشریز ڈیپارٹمنٹ کے under کر دیا۔اسی طرح GDA چونکہ گوادر جو بڑا focus ہوا تھا limelight آیا ہوا تھا۔سی پیک کا جو پروجیکٹ تھا۔چیف منسٹر صاحب نے یہ محسوس کیا کہ گوادر ہمیں مزید focus کرنا ہے۔کیونکہ آئے دن پلاننگ کمیشن میں میٹنگز ہوتی رہتی ہیں گوادر کے پانی کے مسئلے کے حوالے سے۔گوادر میں ہماری for funding اُس حوالے سے۔تو چیف منسٹر صاحب خود اُس کو دیکھ رہے ہیں۔میرے خیال ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ کس محکمے کے تحت کام کریں تو اُسی کے تحت گورنمنٹ notify کر لیتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔ok مولوی صاحب Thank you very much۔مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! سوال نمبر 301 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال نمبر 301۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر فشریز ۔

جناب برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆**301 مولانا ہدایت الرحمٰن، رکن اسمبلی:** نوٹس: موصول ہونے کی تاریخ 22 ستمبر 2025ء

مورخہ 22 اکتوبر 2025ء کو موخر شدہ۔

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ ماہی گیری کے ماتحت کل کتنی اتھارٹیز ہیں اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے اتھارٹی کی اپنی آمدنی کتنی ہے نیز فعال اور غیر فعال اتھارٹیز کتنی ہیں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ماہی گیری: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 اکتوبر 2025ء۔

بی سی ڈی اے محکمہ فشریز کی ماتحت اتھارٹی ہے اس کے کل 113 مستقل ملازمین ہیں اور 05 کنٹریکٹ ملازمین ہیں کل ملازمین کی تعداد 118 ہیں مزید عرض ہے کہ اس اتھارٹی کی فی الحال اپنی کوئی آمدنی نہیں ہے اور یہ اتھارٹی مکمل فعال ہے اس بابت وضاحت کی جاتی ہے کہ بی سی ڈی اے کے ساحل بلوچستان پر کئی منصوبے زیر تعمیر ہیں اور وہ جیسے ہی مکمل ہوتے ہیں تو محکمہ کی سالانہ آمدنی حکومت بلوچستان کو موصول ہونا شروع ہو جائے گی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس میں بھی دیکھیں۔BCDA بھی ہے۔اس میں 1 سو 13 ملازمین ہیں۔5 ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں۔یہ BCDA بھی ایک بوجھ نہیں ہے صوبے پر۔اور اسی طرح یہ دوسرا ہے اس میں محکمہ فشریز کے تحت صرف BCDA نہیں ہے۔پسنی فش ہاربر اتھارٹی بھی ہے۔وہ بھی ہے لیکن اس میں صرف لیا گیا ہے۔ایک مجھے دیا ہے وہ بھی تو فشریز کے تحت ہے جو پسنی فش ہاربر اتھارٹی۔وہ اُس میں نہیں ہے۔اس میں جواب میں شامل نہیں ہے۔وہ بھی میرے خیال میں اتھارٹی محکمہ فشریز کے تحت ہے وہ جواب میں نہیں ہے۔صرف ایک BCDA دیا گیا ہے،اور BCDA بھی ایک صوبہ پر لاش ہے،بوجھ ہے۔جس طرح بی ڈی اے لاش ہے۔اسی طرح BCDA بھی لاش ہے۔ دونوں کا۔ہم کٹ لگا رہے ہیں ہیلتھ پر کٹ لگا رہے ہیں۔فلاں پر کٹ لگا رہے ہیں۔جو صوبے پر لاش ہے،موجود ہے ہمارے۔اُس پر کیا ہو رہا ہے۔یہ پسنی فش ہاربر اتھارٹی کیوں نہیں ہے اس میں؟ پسنی فش ہاربر اتھارٹی کیوں نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: اچھا مولوی صاحب! آپ سمجھتے ہیں کہ انفارمیشن ٹھیک نہیں آئی ہے۔یا جو سوال تھا اُس کے مطابق۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مطلب یہ ہے کہ اس میں دو اتھارٹی محکمہ فشریز میں،پسنی فش ہاربر اتھارٹی بھی اتھارٹی ہے ناں۔اس میں کوئی نہیں ہے،یہ محکمہ فشریز کے تحت ہے۔

جناب اسپیکر: جی minister concerned please mic on کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ: اس کا جواب ہم نے دیا ہے۔باقی ہمارے BCDA کے ملازمین کی تعداد 131 ہے پانچ کنٹریکٹ ہیں۔ٹوٹل ان کی تعداد 118 ہے۔اور سالانہ ہماری آمدنی کچھ بھی نہیں ہے اس میں 0% ہے اس میں۔جو اسوقت چلا رہے ہیں۔جو مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ پسنی فش ہاربر اتھارٹی ابھی تک ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے۔جب فنڈ ریلیز ہوں گے فنڈ آئیں گے تو انشاءاللہ اُس کام کو ہم شروع کریں گے۔

جناب اسپیکر: جب فنڈ نہیں ہے تو مولانا صاحب سوال کیوں کرینگے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: ہاں تو یہی مسئلہ فنڈ کا ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔فنڈ ہمارے پاس ہے نہیں۔باقی جتنی بھی ہماری اسکیمات ہیں پچھلے سال کی ہم نے تقریباً 80 percent ہم نے وہ کام مکمل کیئے ہیں۔اس سال ہمارے پاس فنڈ نہیں تھا وہ کام رہ گئے۔

جناب اسپیکر: یعنی جو انکم انہوں نے سوال کیئے آپ کی زیرو ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: جی۔

جناب اسپیکر: آپ کے پاس کوئی فنڈ نہیں آرہا ہے۔جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میرا سوال یہ ہے کہ جو مَیں نے پوچھا ہے کہ محکمہ ماہی گیری کے ماتحت کل کتنی اتھارٹیز ہیں۔ملازمین کی تعداد کتنی ہے۔وہ مجھے صرف ایک بتایا ہے بی سی ڈی اے۔میرے اپنے ضلع میں پسنی فش ہاربر اتھارٹی اُس کا جواب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس ایک اتھارٹی ہے بس؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: دو اتھارٹی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک کا ذکر کیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: جو اُس نے سوال پوچھا تھا ایک کا۔تو ہم نے ایک کا جواب دیا ہے۔آج دو کا پوچھے اگلے دو کا جواب دیدیں گا۔جو سوال اُٹھایا ہے ہم نے وہی جواب دیا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ سوال دیکھیں مَیں نے کیا پوچھا ہے۔محکمہ ماہی گیری کے ماتحت کل کتنی اتھارٹیز ہیں یہ پوچھا ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! بتائیں اس کو کیا کرنا ہے۔مطلب وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے سوال کا آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں اس مسئلے کو حل کریں۔یہ آپ کو دونوں اتھارٹیز بتادیں گی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے مَیں حاجی صاحب کے ساتھ بیٹھوں گا۔

جناب اسپیکر: ok dispose off کرتے ہیں آپ اُن کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پسنی فش ہاربر اتھارٹی وہ بھی غیر فعال ہے،ظاہر ہے حکومت پر۔حکومت کے وسائل بھی ہمارے وسائل ہیں وہ خرچ ہوتے ہیں سب جگہ خرچ ہوتے ہیں،اُن کی کوئی آمدن نہیں ہے۔ہم چاہ رہے ہیں کہ جو

بی سی ڈی اے، بی ڈی اے ہیں، فلاں ہے یا پسنی فش ہاربر اتھارٹی ہے اِن کو فعال کریں، اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائے ، میرے سوال کا مقصد یہ تھا۔ یہ جو فعال ہونگے تو صوبے پر بوجھ نہیں ہونگے خود وسائل جمع کریں گے۔ اپنے ملازمین کی تنخواہیں نکال رہی ہیں۔ اپنا کام کریں گے جس مقصد کیلئے اتھارٹیز بنائی گئی تھیں۔ تو میرے کہنے کا پی اینڈ ڈی کے سوال کا مطلب بھی یہی ہے، محکمہ فشریز سے بھی سوال کا میرا مطلب یہی ہے۔

جناب اسپیکر: ok منسٹر پی اینڈ ڈی reply دے رہا ہے۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! مَیں پہلے بہت دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ جو دو غیر فعال اتھارٹی ہیں فشریز ڈیپارٹمنٹ کے۔ فشریز کے ایکٹ کو ہم revisit کررہے ہیں یہ کابینہ میں آچکا ہے، اُس وقت CM Sahib was kind enough کہ اُنہوں نے کابینہ کی کمیٹی بنائی جس کی سربراہی مَیں کررہا ہوں اُس کے ممبر بخت کاکڑ صاحب ہیں، شعیب نوشیروانی صاحب، اور حاجی برکت صاحب ہیں، مولانا صاحب کو بلائیں گے۔ اور یہ جو دو غیر فعال اتھارٹیز ہیں، بی سی ڈی اے اور پسنی فش ہاربر اتھارٹی ان کا ہم فیصلہ کریں گے کہ ان کو باقاعدہ فشریز ڈیپارٹمنٹ کا حصہ بنائیں گے۔ اور اُس کا ہم deliberation کریں گے۔ ہمارے جتنے بھی stakeholders ہیں خصوصاً ماہی گیر نمائندگان اُن کے ساتھ بھی بات چیت کریں گے، جو ہمارے قانونی ماہرین ہیں اُن کے ساتھ بھی ہم مشاورت کریں گے۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ ہمارا جو فشریز سیکٹر ہے جو کئی عرصے سے گورنمنٹ پڑی ہوئی ہے جو underutilized ہے، جو مطلوبہ جو رزلٹ نہیں دے پارہے ہیں اُس کو ہم دوبارہ بہتر کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور انشاءاللہ کل یا پرسوں ہم اُس کی میٹنگ بلالیں گے۔ تو مولانا صاحب کو بھی invite کریں گے۔ اور اپنی جو اچھی تجاویز ہیں وہ پوری دے دیں، ہم اُن کو welcome کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب کو بھی invite کریں گے۔ done thank you very much، وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

میر اسداللہ بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر اسداللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر کی توجہ ایک مسئلے کی جانب مبذول کراؤں گا۔ کہ پی ایس ڈی پی اسکیم 23-2022ء کے دوران ضلع پنجگور کے طلباء اور طالبات کے لئے 100 عدد laptop خریدے گئے تھے۔ لیکن ایک عرصہ گزرنے کے باوجود ضلع پنجگور کے طلباء وطالبات میں مذکورہ laptop تقسیم نہیں کئے گئے ہیں۔ لہٰذا ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اب تک laptop تقسیم نہ کرنے کی کیا

وجوہات ہیں۔تفصیل فراہم جائے؟

جناب اسپیکر: حاجی ولی صاحب سوشل ویلفیئر جی your response please

جناب ولی محمد نورزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر): سر! اس پر CMIT کی inquiry چل رہی تھی ابھی inquiry ختم ہوگئی ہے محکمہ کی مختلف اسکیمات پر تو ابھی inquiry ختم ہوگئی ہے انشاء اللہ جلد ہی اس کو تقسیم کروائیں گے۔

جناب اسپیکر: its ok

میر اسداللہ بلوچ: نہیں سر! یہ 24-2003ء کی تھی ایک تو یہ ہم اس سماج رہتے ہیں جہاں ہمارے طالب علم بہت غریب لوگ ہیں بہت سی درخواستیں سی ایم صاحب نے بھی laptop تقسیم کئے ہیں بہت سے منسٹرز نے بھی تقسیم کئے ہیں جہاں تک ہمارے پسماندہ سماج میں جہاں طالب علم ہیں جس کے والد صاحب کو گنجائش ہے وہ تو کسی کو دے سکتے ہیں کسی کو گنجائش نہیں ہے بے چارے مایوس ہوتے ہیں ۔یہ اسکیم ایک علم اور ذہانت اور ہنر کی ایک اسکیم ہے جس سے گورنمنٹ کی پالیسی بھی یہی ہے۔ میں حیران ہوں جب یہ complete ہوا ٹھیکیدار نے محکمے کے حوالے کر دیئے دو دفعہ CMIT گئی inquiry کی رپورٹ ok کر دی صحیح چیز ہے ان کو تقسیم کیا جائے بعد میں اینٹی کرپشن والے گئے انکی بھی رپورٹ آ گئی ،نیب والے گئے ،انکی رپورٹ آ گئی پتہ نہیں کہ محکمہ کے منسٹر اسکے سیکرٹری اسکے DG کا کیا interest ہے اس میں ۔ایک تو بڑی مدت کے بعد اس پسماندہ صوبے میں کوئی positive اسکیم آتی ہے جس سے ہمارے سماج میں احساس کمتری ان اسٹوڈنٹس ک دُور ہوتا ہے۔تو اس کو اس حد تک دو سال تک رگڑ ادینے کا مطلب کیا ہے ہمارے ذہن میں تو یہ ہے کہیں اگر لیپ ٹاپ منسٹر کو ایک دو چاہئیں کہیں سیکرٹری کو ایک دو چاہئیں یا اس کے ڈی جی کو ایک دو چاہئیں مجھے بتائیں میں ذاتی پیسے دے کر ایک ایک لیپ ٹاپ دوں گا لیکن اس عظیم علم اور ذہانت کے اس منصوبے،اسکیم کو کم از کم اس طریقے سے کریں۔

جناب اسپیکر: ok thank you حاجی ولی صاحب تک expected ہے۔کہ آپ یہ۔۔۔

میر اسداللہ بلوچ: سر! آپ رولنگ دے دیں بیٹھے ہیں آپ کے چیمبر میں وجوہات بتائیں کیوں ایسے کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ حاجی ولی صاحب کو ٹائم دے سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سر! نہ تو کسی کو لیپ ٹاپ چاہیے یہ انکوائری چل رہی ہے انکی طرف سے appliction نیب کو اور اینٹی کرپشن کو جا رہی ہے تو جب وہ انکوائری کریں گے تو ان کو لیپ ٹاپ تقسیم ہو جائے گا۔انکی طرف سے جا رہے ہیں انکے دو ڈویژن بن گئے ہیں ایک طرف دو حلقے بن گئے تو ایک طرف تو ایک حلقے والے بولتے

ہیں کہ ہمارے اسٹوڈنٹس کو دے دیں دوسرے بولتے ہیں ہمارے اسٹوڈنٹس کو دے دیں تو ابھی انکوائری ختم ہوگئی ہے تو انشاءاللہ جلد سے جلد ہم لوگ تقسیم کروائیں گے۔

جناب اسپیکر: وہی نہ وہ کہہ رہے ہیں مطلب کوئی time frame دیں ہفتہ دس دن ایک مہینہ کتنے تک؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا ترتیب بناؤں گا جب بھی یہ بولیں۔

جناب اسپیکر: ok that is good ہاں ٹھیک۔

میر اسداللہ بلوچ: سر! یہ کوئی سوال کا جواب نہیں ہوا کہ ہمارے دوڈویژن ہیں۔ دوڈویژن کدھر ہیں وہ پہلے اپنے صحیح الفاظ کا چناؤ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: دو حلقے ہیں دوڈویژن نہیں ہیں۔

میر اسداللہ بلوچ: مکران ایک ڈویژن ہے۔

جناب اسپیکر: اسد صاحب! انہوں نے کہا کہ دو حلقے بنے ہیں۔

میر اسداللہ بلوچ: یہی ہے اس کے لیے میں کہتا ہوں دو حلقے ہیں جہاں تک دوسرے حلقے کا تعلق ہے، وہاں رحمت صاحب ہیں ان کے اگر فنڈز ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ان کو دے دیں یہ تو 2023ء کے ہیں اس زمانے میں میں ایم پی اے تھا میں نے recommend کیے تھے دو سال گزر گئے ہیں بہانہ نہ کریں اس مسئلے کو حل کریں اگر وہ حل کرنا چاہتے ہیں تو آپکے چیمبر میں آجائیں۔

جناب اسپیکر: no he is positive

میر اسداللہ بلوچ: میرے ساتھ بیٹھیں اور آپ کی موجودگی میں راستہ تو نکال لیں وہ اس کو کیوں ایسے کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے حاجی ولی صاحب! ٹائم نکال لیں پھر آج اسد بلوچ صاحب کے ساتھ آپ بے شک یہاں بیٹھیں تقریباً بہتر رہے گا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سر! جب بھی آپ بولیں میں بیٹھوں گا۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا۔ thank you۔ مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وزیر برائے محکمہ کھیل کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرائینگے کہ ضلع گوادر میں سپورٹس کے حوالے سے کل کتنے فنڈز مختص کیے گئے ہیں اور کتنے رجسٹرڈ سپورٹس کلب ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع گوادر میں سپورٹس کی کتنی سرگرمیاں ہوئی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! اگر آپ اجازت دیں This seems like a question it is not وہ کہتے ہیں calling notice attention مجھے تو نہیں لگ رہا مجھے تو سوال لگ رہا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وزیر اعلیٰ صاحب توجہ دلاؤ نوٹس اس میں اُنیس بیس کا فرق ہوتا ہے۔

جناب قائد ایوان: اس کو سوال بنالیں تو زیادہ مناسب ہے۔

جناب اسپیکر: سر! وہ calling attention notice is form of question

جناب قائد ایوان: اچھا ok۔

جناب اسپیکر: minister concerned please. جی مائیک آن کریں۔ جی پلیز۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان): مولانا صاحب نے توجہ دلاؤ نوٹس میں جو سوال پوچھے ہیں ان کے جوابات ان کو مل گئے ہوں گے اس میں یہ ہے کہ چار پانچ اسکیمات ہیں جو یقیناً ایم پی ایز کی طرف سے recommended ہوں گی اور ان کی پراونشل پی ایس ڈی پی کی جو proposal ہیں اس کے under انہوں نے شاید approve کروائے ہیں تو اس میں یہ چار پانچ اسکیمات ہیں ان کے جوابات ہم نے مولانا صاحب کو دے دیئے ہیں اگر اسمبلی کے اسٹاف نے ان تک پہنچا دیئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے رجسٹرڈ سپورٹس ایسوسی ایشن اینڈ کلبز کا پوچھا ہے تو پانچ ایسوسی ایشنز ہیں گوادر کی اور تقریباً 141 کلبز ہیں جو رجسٹرڈ ہیں لیکن اس میں ایک چیز میں بتانا چاہوں گی کہ ہم سے پہلے جتنے بھی کلبز اینڈ ایسوسی ایشنز رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔ ہم اَز سرِنو اس کی رجسٹریشن شروع کرنا چاہتے ہیں کیونکہ بہت ساری ٹیمز اینڈ کلبز ابھی نئے بنے ہیں۔

جناب اسپیکر: please order in the house. minister concerned اپنا ممبرز پلیز منسٹر صاحبہ جواب دے رہی ہیں۔ جی

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: تو بہت ساری ٹیمیں اور نئے کلبز بنے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اَز سرِنو ان کی رجسٹریشن ہو بہت سارے ہو سکتا ہے fake ہوں ایک تو یہ جو ہمارا ریکارڈ ہے وہ میں نے بتایا کہ پانچ ایسوسی ایشنز اور 141 کلبز ہیں لیکن ہم اَز سرِنو ایک رجسٹریشن کر رہے ہیں۔ تیسرا اُنہوں نے پوچھا ہے کہ گوادر ڈسٹرکٹ کے لئے sports event کے نام سے کتنے فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ تو تقریباً اس سال کے لیے ہمارا جو کیلنڈر رہے جس میں تمام ڈویژنل ڈسٹرکٹ کے لیے جشن کے نام سے ہم نے event رکھے ہیں تو جشن گوادر اَب ہمارا ہونے جا رہا ہے اِنشاءاللہ دسمبر

کے endاور جنوری کے start میں تو اس کے لیے تقریباً 30 لاکھ روپے کیونکہ constraint ہمارا بجٹ ہے اُس میں پورے بلوچستان کے جتنے ڈسٹرکٹس ہیں زیادہ سے زیادہ ہم 30 سے 40 لاکھ دے سکتے ہیں کسی ڈسٹرکٹ کو کیونکہ تمام ڈسٹرکٹس کو ہم نے مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ہماری نیشنل گیمز جو ہوتی ہیں اس میں بلوچستان کے جو players ہیں وہ participate کرتے ہیں کوئٹہ میں provincial level پر پورے بلوچستان کے کھلاڑی آتے ہیں بہت ساری گیمز فٹبال، ہاکی اور نیشنل گیمز ہوئی ہیں، بلوچستان میں گیمز ہوئی ہیں تو تمام تر چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ اس قابل ہے کہ وہ 30 سے 40 لاکھ روپے ایک ڈسٹرکٹ کو دے سکتا ہے اس سے زیادہ ہمارے بجٹ میں نہیں ہے۔ چونکہ بہت کم ہے تو ہم ایک ریکوئسٹ کرتے ہیں سی ایم صاحب سے بھی کہ اس فنڈز کو بڑھا دیا جائے تاکہ ہر ڈسٹرکٹ کا جو فنڈ ہے اسپورٹس کی مد میں ہم اس کو بڑھا سکیں۔ thank you

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک تو یہ ہے کہ مجھے کوئی جواب نہیں ملا میڈم! کوئی جواب مجھے تحریری کسی نے نہیں دیا۔ کوئی جواب نہیں ملا، دوسرا یہ ہے کہ وہاں ہمارے حلقے میں۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں میڈم نے کہا کہ تحریری ملا ہوگا لیکن نہیں ملا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں تحریری تو آپ کو مل بھی نہیں سکتا وہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے it is not a question, its a form of a question

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا دوسرا یہ ہے کہ ظاہر ہے وہاں پہلے بھی بات اِس پر ہوئی تھی ایک پوری بحث ہوئی تھی میرے حلقے میں یہ محکمہ آپ کی سرکار جو بھی کرے مَیں وہاں کا نمائندہ ہوں، وہاں کسی کلب سے مشورہ بھی کریں مَیں وہاں کا نمائندہ بھی ہوں عوام نے مجھے ووٹ دیا ہے اور میرا حق بنتا ہے کہ مجھ سے مشاورت کریں۔ وہاں کے کلب کے لوگ منتخب لوگ نہیں ہیں اُن سے آپ مشورہ کریں کسی سے کریں ایسوسی ایشن سے کریں، مَیں وہاں کا نمائندہ ہوں آپ نے جو پہلے بھی کیا لیکن مجھ سے کوئی مشورہ نہیں کیا، صرف بعد میں آپ نے ایک چھوٹی سی تصویر لگا کر میرے دل کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے چھوٹی سی تصویر لگی ہے مجھے پتہ بھی نہیں تھا تو آئندہ آپ اسپورٹس کے حوالے سے ضلع گوادر میں جو بھی سرگرمی ہوگی مَیں وہاں کا نمائندہ ہوں سرکار کا جو بھی ہو، سی ایم سے لے کر کے آپ کے وزراء تک وہاں میری مشاورت کے بغیر نہیں ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے بالکل صحیح ہے۔

مشیر محکمہ کھیل وامورنوجوانان: مولانا صاحب !ہم آپ سے مشورہ بالکل لیں گے آپ کے ساتھ consultation کریں گے کسی بھی event کو لے کر، سی ایم صاحب نے پہلے بھی کہا تھا کہ مولانا صاحب کے ساتھ on board رہیں کسی بھی event کو کرنے سے پہلے تو ضرور اِنشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: ok Thank you very much **رخصت کی درخواستیں۔**

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی صاحبہ اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج تا اختتام اجلاس جب کہ سردار فیصل خان جمالی صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **تحریک کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور سرکاری مسودات قانون پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): مَیں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ سرکاری مسودات قانون کو پیش کرنے کی بابت قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر کے 24 کے لوازمات کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: one by one. let your leader speak آپ اپنے لیڈر کو ذرا بولنے دیں آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر ! آج Private Member Day ہے، ہم لوگوں کا ابھی تک ایجنڈہ رہتا ہے ہماری کچھ قراردادیں رہتی ہیں پہلے اِن کو تو مکمل کرلیں۔ ہم لوگوں کے لیے ایک دن ہوتا ہے سر! آگے چلیں آپ تھوڑا page اُلٹا دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں قراردادیں اِس کے بعد ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: کس کے بعد ہیں سر! درمیان میں کون آ گیا، جناب اسپیکر! درمیان میں ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔

جناب اسپیکر: ہاں یہ تین قراردادیں بلوں کے بعد ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر آج Private Member Day ہے۔ آپ ہمارے اِن کو چھوڑ

کے دوسروں کے لے لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ چاہتے ہیں کہ وہ۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں exemption کا ہم اِس طرح نہیں چھوڑیں گے۔ایک دن ہم لوگوں کا ہوتا ہے اُس میں بھی آپ نہیں چھوڑتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok. let the leader of the House آپ سے ریکوئسٹ کریں گے اگر possible ہوتو وہ آپ کو خود بتادیں گے۔ذرا سُن لیں۔

جناب قائد ایوان: آنرایبل اسپیکر صاحب! کیونکہ اب تحریک exemption پیش ہو چکی ہے اور یہ بات درست ہے leader of the opposition کی کہ اُن کی قراردادیں بھی ہیں اور Private Member day بل بھی ہے، because میں نے کہیں travel کرنا تھا تو مَیں نے آپ کے سیکرٹریٹ سے ریکوئسٹ کی تھی اور مَیں آنرایبل ممبرز جو اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے قراردادیں دومنٹ بعد آجائیں گی، یہ کیونکہ اب exemption کی تحریک آچکی ہے تو آپ ہاؤس کی sense لے لیں کہ ہاؤس کیا کہتا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! مولوی صاحب! ایک منٹ، جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: one by one please

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! مَیں چیف منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آج نہیں لائیں جب سرکاری کارروائی ہوگی اُس پر لے کر آجائیں کیا جلدی ہے، چیف منسٹر صاحب ہم انتظار کریں گے جب آجائیں گے اگر آپ ٹائم بڑھائیں گے بھی ہم اُس پر آجائیں گے ہم بیٹھیں گے اُن کے ساتھ۔کیوں جلدی ہے اِنہیں؟ آج ہمارا پرائیوٹ دن ہے ہم لوگوں کا ایک دن ہوتا ہے Private Member day ہوتا ہے اُس میں بھی دوسرا بل لانے کی ضرورت کیا ہے؟ کل پرسوں تو پھر next day دوبارہ اسمبلی ہے اُس میں لے کر آجائیں جلدی کیا ہے۔

جناب قائد ایوان: آنرایبل اسپیکر صاحب! مجھے آپ کی توجہ چاہیے اور Honourable Members and Opposition Leader جن کا مَیں دل سے احترام کرتا ہوں اور تمام ممبرز کی ہمیں ایک دوسرے کا وہ ہمیشہ سے ہوتا ہے تو یہ this is nothing against the rule, your rules permit this کہ آپ ہاؤس سے exemption کسی بھی وقت ٹائم لے سکتے ہیں آپ نے exemption کی تحریک ایک آنرایبل منسٹر صاحب سے کروالی ہے، I request you کہ آپ اُس پر ووٹنگ کروانا چاہتے ہیں ووٹنگ کروالیں ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب اسپیکر: میرا صرف کہنے کا مقصد یہ تھا۔

جناب قائد ایوان: ایک گزارش آپ سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ لوگ اُس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں آپ اُسکی مخالفت کریں، لیکن آپ مخالفت کریں۔ ایک منٹ۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ مولوی صاحب! hold کریں سی ایم صاحب کو بولنے دیں، مولوی صاحب بولنے دیں پھر آپ بولیں۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! اِس طرح personal comments کرنا میں ایک سیکنڈ مولانا صاحب! آواز اُونچی کرنے سے دلیل نہیں ملتی ہے آواز اُونچی کرنا مجھے بھی آتا ہے اور میرے colleagues کو بھی آتے ہیں، آپ آواز اُونچی نہ کریں نیچے رکھیں۔ آپ ہماری گزارش سُن لیں۔ گزارش سُن لیں۔ آنر ایبل اسپیکر صاحب! میری ایک گزارش سُنیں order in the House رکھیں آپ مہربانی کریں آپ ہمارے اچھے colleague ہیں آپ اپنی باری پر اِس پر speech بھی کر سکتے ہیں آپ اِس پر اختلاف بھی کر سکتے ہیں law بنانا پارلیمنٹ کا کام ہے اور اکثریت کا کام ہے law بنانا، آواز نیچے رکھیں ایک دوسرے سے مہذب انداز میں بات کریں ہم سب ایک دوسرے کے دوست ہیں اِس ہال سے نکل کے دوبارہ ہم نے اکھٹے ہونا ہے تو بجائے اِس کے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں اور اُونچی آواز میں بات کریں نیشنل اسمبلی آف پاکستان جو کہ custodian ہے پورے پاکستان کی پارلیمنٹ جو پورے پاکستان کا نمائندہ ہال ہے نیشنل اسمبلی سے یہ پاس ہو چکا ہے سندھ اسمبلی سے یہ پاس ہو چکا ہے تو میرے کہنے کا مطلب ہے کہ نیشنل اسمبلی نے اِس پر غور و خوض کیا ہوگا ہم سے بہتر کیا ہوگا تو اگر آپ کا اِس پر اختلافی پوائنٹ ہے ضرور اُس کو raise کریں وہ آپ کا thats is your right that is your political right, that is your constitutional right. but my humble request is please low down your voice dont shout on us we dont deserve to be shouted آپ اپنا موقف ضرور رکھیں آپ کے موقف کے لیے جب آپ کو موقع آپ رکھیں ایک exemption کی تحریک آئی ہے ابھی تک تو بل نہیں آیا ہے فل الحال تو exemption کی تحریک آئی ہے exemption کی تحریک پر law اور rules کے مطابق آپ ووٹنگ کروانا چاہیں یا ہاؤس کی sense ہاں یا نہ میں لے لیں that is your choice اُس کے بعد پھر بل آتا ہے اُس بل پر مولانا صاحب کا اعتراض ہے جائز اعتراض ہوسکتا ہے لیکن please dont shout on us we are brothers آپ کا ہم پر کوئی right نہیں ہے آپ کو نہ constitutional یہ right دیتا ہے نہ اخلاقیات یہ right دیتے ہیں you start

shouting on us. we are as honourable as you are آپ اُتنے ہی عزت دار ہیں جتنے ہم ہیں کیا ہم پھر shout کریں گے تو یہ کیا مناسب انداز ہے کیا آپ Leader of the House پر shout کریں گے سارے دوست کھڑے ہو کر آپ پر shout کرنا شروع کر دیں گے تو اِس اسمبلی کا ایک decorum ہے اِس اسمبلی کو روایات کے مطابق چلائیں آپ کو اختلاف ہو سکتا ہے بل سے کوئی اُس میں دو رائے نہیں ہے آپ کا اختلاف جائز بھی ہو سکتا ہے لیکن جو قانون اور آئین نے طریقہ بتایا ہے اُس کے مطابق آپ اِس ہاؤس کو چلائیں آپ کا اختلافی نوٹ ہے وہ ریکارڈ پر آئے گا شام کو Facebook پر بھی چلے گا twitter پر چلے گا اسمبلی کے ریکارڈ کا بھی حصہ ہوگا لیکن مَیں ایک بار پھر very humbly I request you please shout on us we don't deserve this

جنابِ اسپیکر: thank you سی ایم صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ مولوی صاحب! ایک منٹ مولوی صاحب! ایک منٹ دیکھیں اِس میں دو رائے نہیں ہے کہ آج Private Member Day ہے one۔ ٹھیک ہے agreed۔ پھر قانوناً اِس کے ساتھ یہ ہے کہ ہمارے جو ٹریژری بنچز ہیں وہ کسی بھی وقت یہ پوائنٹ اُٹھا سکتے ہیں کہ آپ sense of the House لیں یعنی جو majority فیصلہ کریں تو Private Member Day پر بھی یہ چیز لا سکتے ہیں، تیسری گزارش یہ ہے کہ یہ بل جس طرح یونس عزیز زہری صاحب نے کہا یہ monday کو بھی آ سکتا ہے تو یہ تینوں چیزیں ہمارے options موجود ہیں میرے پاس پھر فائنل یہ ہوگا کہ مَیں sense of the House کی طرف جاؤں گا لیکن مَیں نے سی ایم صاحب سے یہ گزارش کی ہے کہ اگر آپس میں اِن کے ساتھ اپوزیشن لیڈر سے کریں یا اُس پر آج agree کریں یا پھر آپ monday والے دن پر چلے جائیں تو ہمیں اِس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر agree نہیں ہوتے ہیں than I go for the sense of the House

مولانا ہدایت الرحمٰن: حکومت کو بالکل اختیار ہے وہ اکثریت ہے اسمبلی کو قرآن و حدیث اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے خلاف اِس اسمبلی کو کوئی اختیار نہیں ہے بالکل نہیں حکومت کو قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون سازی کا اختیار اسمبلی کو نہیں ہے۔

(ظہر (جمعہ) کی اذان)

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جنابِ اسپیکر! حکومت کو کیا جلدی تھی۔ اتنی جلدی کیوں تھی کیا بلوچستان کے عوام باہر نکل رہے تھے؟ بلوچستان کے شہراہیں بند تھیں؟ بلوچستان کے عوام باہر نکل چکے تھے؟ کہ ہماری حکومت پر اتنا pressure تھا اتنی جلدی تھی جو بلوچستان پورا جل رہا ہے کہ بل یہ تحریک لے آئیں۔

جناب اسپیکر: کس چیز کا پریشر؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس تحریک کے لیے۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ تشریف رکھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میرا یہ ہے۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں ایک منٹ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سنیں میری بات۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سُنیں۔میرے بعد بات کریں ناں۔

جناب اسپیکر: leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں آپ تشریف رکھیں میڈم۔جی please آپ کیا کہہ رہے تھے کس چیز کا پریشر؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میری حکومت سے یہ گزارش ہے اِس تحریک پر کتنی جلدی تھی کیا بلوچستان کے لوگ باہر نکل چکے تھے؟

جناب اسپیکر: نہیں آپ کہہ رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بلوچستان کی شاہراہیں بند تھیں کہ یہ بل تحریک لے آؤ؟ (معزز رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے)بلوچستان حکومت پر کس کا پریشر تھا کہ بلوچستان کے عوام باہر نکل چکے تھے کہ تحریک لے آؤ؟ کیا بلوچستان کیا(بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کا پریشر تھا یا عوام کا پریشر تھا؟ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے)کے (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کے پریشر پر لائے ہو؟

جناب اسپیکر: نہیں آپ۔دیکھیں مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میری تیسری بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر: میں اسکوسُن رہا ہوں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! یہ بلوچستان کے عوام کا مطالبہ نہیں ہے بلوچستان کے عوام کی demand نہیں ہے یہ(بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی ڈیمانڈ ہے(بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی ڈیمانڈ ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! مولوی صاحب آپ اپوزیشن کر سکتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) والے اپنے خاندان تباہ کر چکے ہیں۔ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) والے اپنے پورے خاندان تباہ کر چکے ہیں یہ بلوچستان حکومت کو توفیق ہو رہی ہے کہ ہمارے خاندان کو تباہ کریں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کے فنڈ کی خاطر پورے بلوچستان کو تباہ کریں خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو۔ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) خدا سے ڈرو۔ آخرت سے ڈرو۔ میں کہتا ہوں قرآن کے خلاف، حدیث کے خلاف قرآن کے خلاف کرو گے یہ ایوان کو اجازت ہے؟ آپ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کے کہنے پر (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆۔☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کے کہنے پر۔ آپ 73 کے آئین کو بلڈوز کرتے ہیں تو برداشت ہے آپ قرآن اور حدیث کو بلڈوز کرتے ہیں۔ آپ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے قانون کو بلڈوز کرتے ہیں اور اتنی جلدی۔

جناب اسپیکر: دیکھیں مولوی صاحب! اِس طرح نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پورے بلوچستان کے عوام جل، بلوچستان کے عوام باہر نکلے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے پورے بلوچستان کے عوام کا مطالبہ ہے۔

جناب اسپیکر: میں یونس عزیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہم اور بلوچستان کے تمام علماء کرام، غیرت مند لوگ اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب کو بولنے دیں۔ مولوی صاحب! بیٹھیں۔ جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بلوچستان کے تمام لوگ اِس سے منکر ہوں۔

جناب اسپیکر: میر یونس عزیز زہری صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کے کہنے پر بلوچستان کے خاندان کو تباہ کرنے۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: مولوی صاحب! مولوی صاحب! مجھے سُن لیں۔۔۔ (شور شرابہ)

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! اُنکو بولنے دیں۔ leader of the opposition کو بولنے دیں۔ یہ تحریک پیش ہو۔۔۔(مداخلت) مولوی صاحب! تحریک پیش ہونے دیں پھر آپ اُس پر اپنی رائے دیں۔۔ (شورشرابہ) let the یونس عزیز زہری بولیں۔۔۔(معزز اراکین بغیر مائیک کے بولتے رہے) اسمبلی کا ایک منٹ خاموش۔ ایک منٹ۔ دیکھیں مولوی صاحب! بیٹھیں ایک منٹ کے لئے۔۔۔اب اسمبلی کے۔اسمبلی کے۔۔۔ (شورشرابہ) مولانا صاحب! کسی کو بولنے دیں یونس عزیز کو بولنے دیں۔ جی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی بولیں یونس صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: ایک منٹ۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ۔ یہ اپوزیشن والے بیٹھیں یونس عزیز صاحب کو بولنے دیں۔ یونس صاحب please۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ لوگ بیٹھیں تو میں انکو بٹھاؤں بات تو سُنیں۔

جناب اسپیکر: مائیک کا کیا مسئلہ ہے۔؟

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ابھی تک ہم دو باتوں پر۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب let the leader of the House speak بولنے دیں ذرا۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر!۔۔(شور۔ مداخلت) جناب اسپیکر! میری آپ سے ریکوئسٹ یہ ہے کہ مولانا صاحب again he started shouting اُنکی shouting کی جو عادت ہے یہ اسمبلی ہے جلسہ جلوس نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بالکل۔

جناب قائد ایوان: مَیں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اِن کے دو تین الفاظ کو حذف کرائے جائیں۔ ایک تو یہ میرا نام لے رہے ہیں یہ self explanation پر ہیں he is doing again and again, again and again اِس کو آپ حذف کرائیں۔ دوسرا یہ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی بات اور یہ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی بات یہ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی بات یہ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) کی بات۔ نہ ہم (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆☆ کارروائی سے حذف

کردیئے گئے) پر بکے ہیں نہ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ☆☆☆ کارروائی سے حذف کردیئے گئے) پر بکنے والے ہیں۔ہم نے، ہماری wish and will ہے۔ wish and will ہماری پارٹی کا منشور ہے ہماری دونوں بڑی پولیٹیکل جماعتوں نے نیشنل اسمبلی میں اِس کو پاس کروایاہے یہ ہماری پارٹی کا منشور ہے اور ہم اپنے منشور کے مطابق چلیں گے you can not stop us۔ جناب اسپیکر!مَیں صرف آخری بات کہوں اپوزیشن لیڈر پھراُس کے بعد بات کریں میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ایک اپوزیشن لیڈر نے اگر بات کرنی ہے تو کریں۔

جناب اسپیکر: exactly۔

جناب قائدایوان: ہم نے exemption کی تحریک دی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

جناب قائدایوان: اگر آپ اس طرح اِس ہاؤس کو چلائیں گے تو سولوگ ہماری طرف سے بولتے رہیں گے سواُس طرف سے بولتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

جناب قائدایوان: اور اِس کے حق میں جو دلائل ہیں جناب اسپیکر! یہ کہیں پر بھی اسلام یا دین سے متصادم نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو نیشنل اسمبلی اِس کو کیسے پاس کر لیتی؟ وہاں ہم سے زیادہ جیّد علماء بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہم سے زیادہ اچھے legislators بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم سے زیادہ experienced لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہی مثال سندھ کی ہے۔حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ جنہوں نے اِس ملک کی بنیاد رکھی اُن کی اگر آپ کتابوں میں پڑھیں تو وہ early پاکستان بننے سے پہلے وہ اِس کے خلاف بولتے رہے ہیں۔18 years of age شناختی کارڈ لینا ہے ووٹ کا right ہے that is 18 years age اگر آپ کوئی crime کرتے ہیں اور وہ crime میں آپ جب تک juvenile ہیں اور آپ کو سزا اُس لحاظ سے نہیں ملتی ہے قتل کی سزا بھی تو capital panishment نہیں ملتی because آپ juvenile ہیں۔اور اگر ڈرائیونگ لائسنس بنانا ہے تو اُس کی age 18 years ہے right of vote 18 years ہے. شناختی کارڈ 18 years ہے اور صرف یہ ایک مسئلہ وہ 18 سال سے پہلے اُس کو وہ کرتے ہیں تو جناب اسپیکر! یہ ایک progressive ملک ہے یہ ایک وہ ملک ہے جس ملک نے progress کرنا ہے آگے ہم لہٰذا ہمارا یہ right ہے کوئی غیر قانونی کام اگر ہم نے کیا ہے جناب اسپیکر! کیا exemption لینا آپ کے rule اجازت دیتے ہیں یا نہیں دیتے ہیں؟ دیتے ہیں ہم نے exemption کی تحریک دی ہے۔

جناب اسپیکر: سر! مائیک ذرا اُٹھا کے سیدھا کریں۔جی سر۔

جناب قائدایوان: آپ پر immediately فرض بنتا ہے کہ آپ exemption کی تحریک پر voting کروائیں۔اُس کے بعد پھر بل آتا ہے اُس بل پر ووٹنگ کرائیں تو آپ اِس کو exemption کی تحریک کو پہلے کرالیں یہ exempt اگر،اگر فرض کریں ہال آج exempt نہیں کرتا ہے تو پھر تو پرانی کارروائی چلے گی اگر ہال exempt کردیتا ہے تو we have the right

جناب اسپیکر: بالکل۔

جناب قائدایوان: تو آپ مہربانی کرکے ہاؤس کی sense لیں فوراً سے پہلے۔اور یہ الفاظ حذف کرائیں یہ الفاظ حذف کرانے کے لئے۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں آپ نہیں بولیں گے آپ کے اپوزیشن لیڈر کھڑے ہیں وہ بولیں گے۔

جناب قائدایوان: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی جی۔

جناب قائدایوان: الفاظ تو حذف کرائیں میں نے آپ سے کہا۔

جناب اسپیکر: جو الفاظ جن کی طرف leader of the House نے اشارہ کیا ہے مولوی ہدایت الرحمٰن کی speech کے متعلق وہ تمام الفاظ آج کی کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب۔let him speak-let him speak آپ تشریف رکھیں please تشریف رکھیں۔جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائدحزب اختلاف: چلیں پھر آپ بات کرلیں۔

جناب اسپیکر: یونس صاحب! آپ بولیں گے کہ یہ بولیں گے؟

جناب قائدحزب اختلاف: مجھے بولنے نہیں دے رہے تو میں کیا کروں؟

جناب اسپیکر: اصغر! آپ بیٹھ جائیں تشریف رکھیں۔جی یونس عزیز زہری صاحب please

جناب قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! دیکھیں ابھی تک بحث ہم اِس چیز پر کریں آگے تو ابھی تک ہم بحث نہیں کریں ہم نے یہ کہا کہ یہ private member day ہے آج اِس بل کو پیش نہ کریں۔اگر کرتے ہیں آپ کا right ہے میں یہ نہیں کہتا ہوں آپ کا right ہے لیکن آپ اِس کو ہماری دو قرارداد یں ہیں۔

جناب اسپیکر: private day پر۔

جناب قائد حزب اختلاف: ہاں اُنکو کرلیں اُس کے بعد آپ کے پاس ٹائم ہے آپ جب تک کرلیں اُس کے بعد ہم اُس پر بات کرلیں گے کہ کیا ہے کیا نہیں ہے بہت سارے لوگ ناراض ہوتے ہیں بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ جی یہ بل کہاں سے آیا ہے اُس پر ہم بات کرلیں گے ابھی تک تو بات نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔اب اسمبلی کے۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر نماز کا وقفہ کرلیں۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کے۔سُنیں سُنیں۔ok done ہوگیا یونس عزیز زہری صاحب! آپکی بات on record آ گئی۔اب اسمبلی کا اجلاس 1 بجکر 20 منٹ تک نماز جمعہ کا وقفہ کیا جاتا ہے thank you

(نماز جمعہ کے لئے 30 منٹ کا وقفہ کیا گیا)(اسمبلی کا اجلاس وقفے کے بعد دوبارہ 1 بجکر 35 منٹ پر شروع ہوا)

جناب اسپیکر: جی تشریف رکھیں سب سے گزارش کروں گا۔یونس! آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟

جناب اسپیکر: میں گزارش کروں گا اپنے concerned minister سے کہ آپ تحریک دوبارہ پیش کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! دیکھیں اس طرح کی تحریک پیش کرنا وزیر صاحب کو روک دیں۔اس طرح کی تحریک ہم پیش نہیں کرنے دینگے جو قرآن اور سنت کے منافی کوئی بھی تحریک ہوگی ہم اُس کے لیے اپنی جان دے دیں گے۔یہ اسمبلی اس چیز کے لیے نہیں ہے کہ ہم یہاں آ کر قرآن وسنت کے منافی کوئی قرارداد پیش کریں۔ہمیں ہمارے لوگوں نے ووٹ دیا ہے ہمیں 14 ہزار علماء نے ووٹ دیا ہے اس لیے دیا ہے کہ آپ جا کے اسلامی نظریاتی کونسل کی باتوں کی حفاظت کرلیں آپ اپنے ایمان کی حفاظت کرلیں۔اگر ہمارے ایمان کو یہاں بیچا جاتا ہے اور ایک این جی اوز کے تو ہمارے دوست کہتے ہیں کہ این جی اوز والے تو ابھی تشریف فرما تھے یہاں وہ تو تالیاں بجا رہے تھے آپ کے چیمبر میں بیٹھے ہوئے تھے۔جناب اسپیکر! اس طرح کا بل ہم نہیں چھوڑیں گے یہ ہمارے پاس فتویٰ ہے مولانا شفیع عثمانی صاحب کا کہ اگر کوئی اس طرح کا بل لے کر آ جائے گا قرآن کی مخالفت کرے گا تو یہ ہمیں گوارا نہیں ہے۔جناب اسپیکر! ہمارے نبی کریم ﷺ نے نوعمری میں شادی کی تھی ہم کون ہوتے ہیں اُس کے کردار کو بنا دیں کسی این جی اوز کے کہنے پر ہم 18 سال بنا دیں۔ہمیں کس نے حق دیا ہے؟ ہم قرآن اور سنت کو نہیں مانتے؟ کہیں ہمارے دوست جس نے پاس کرنا ہے وہ کہیں کہ میں قرآن اور سنت کو نہیں مانتا تو کھل کر کہیں۔یہ تو قرآن اور سنت کے منافی بل لے کر آ رہے ہیں خدا کو مانیں یہ بلوچستان ہے یہاں اسلامی روایت ہے یہاں قبائلی روایت ہے ہم سب کی روایتیں ہیں پنجاب نے جو منہ کالا کر دیا یا جہاں ہوگیا جس نے بھی کیا۔یہ ہے ہم تو تھوڑا سا خیال رکھیں خدا کو مانیں یہ سب بیٹھے ہوئے ہیں اس طرح کے بل لانا این جی اوز کو خوش کرنا کسی اور کو خوش کرنا یہ ہماری روایت نہیں ہے۔میں حلفیہ آپ سے کہتا ہوں کہ ہمارے

ہاؤس میں کسی کا بھی دل نہیں ہے کہ یہ بل پیش کریں لیکن اُن کی مجبوری ہے۔ اُس مجبوری کو سائیڈ پر رکھ کے یہ چیز نہیں کریں خدا کو مانیں۔ ہم نہ ایسی تحریک کو پیش کرنے دیں گے نہ ایسی تحریک کا حصہ بنیں گے۔ سی ایم صاحب! ہم بات کر رہے ہیں۔

جناب قائد ایوان: میں ایک ریکارڈ کا حصہ لانا چاہتا ہوں کہ دیکھیں پاکستان میں ایک آئین بنا اُس آئین کے تحت کورٹس بنے۔ اُس آئین کے تحت ایک شریعت کورٹ بنا سندھ اسمبلی نے جب یہ ایکٹ پاس کیا تو لوگ گئے شریعت کورٹ میں شریعت کورٹ بنا ہی اس مقصد کے لیے تھا کہ جہاں شریعت کے مطابق فیصلے ہوں اُس پر اُن کی judgment آیا ہے اور اس ٹائم تک as we speak the only forum is shareehat court۔ شریعت کورٹ میں جب اپیل گئی تو اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ آپکو پڑھ کے سناتا ہوں۔ The fixing of an age limit to enter into marriage by the state and Government. Government as is done in the law is not against the injunctions of Islam has laid down in the holy Quran and Sunnah. The Act of setting of minimum age limit for marriage and setting age for an adult illegible to solvenized marriage wide impute section 2A of the Sindh child marriages restraint Act 2013 is not against the Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah. Hence,for the reasons stated here above and after examining the petition and hearing the petition at length we are of the considerd view the petition is miss conceived. Hence is dissmissed. شریعت کورٹ اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی عدالت ہے جو شریعت کے cases کو دیکھتی ہے۔ اب شریعت کورٹ کا یہ میں نے آپ کو فیصلہ پڑھ کے سنایا ہے۔ now the request is کہ سر. there is always in a opposition to every think ہوسکتا ہے۔ ہم کبھی اپنا نظریہ اس پر مسلط نہیں کرنا چاہتے ہیں اِن کا اپنا ایک نظریہ ہے وہ اپنے نظریے پر رہیں۔ آپ سے جو request ہے میں بار بار جو request کر رہا ہوں کہ please جب آپ ایک exemption کی تحریک دے چکے ہیں اب ہاؤس کی رائے لیں اور ووٹنگ کرائیں اگر یہ ووٹنگ میں جیت جاتے ہیں تو بس بل drop ہوجائے گا ورنہ پاس ہوجائے گا۔

جناب اسپیکر: بالکل ایسا ہی ہے ایسا ہی ہے۔ جی یونس صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! بات ووٹنگ کی نہیں ہے ہر جگہ میں ہم فارم 47 نہیں کریں۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے ہم اپنے ایمان کو بیچ کر اگر ہم گئے یہاں آپ پڑھ لیں مولانا شفیع عثمانی صاحب کا جناب اسپیکر! اگر قانونی پابندی لگا کر قرآن کے حلال کو حرام قرار دیا جائے وہ کافر ہے۔ آپ اگر قرآن پاک کے خلاف اگر کوئی قرارداد پاس کرتے ہیں۔ پھر ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس کا کیا جواب دو گے۔ اگر طاہر اشرفی کا کوئی لکھا ہوا ہم روانہ کر دیں کہ طاہر اشرفی نے ایک چیز یہاں پر وہ کی ہے اُس کو ہم کورٹ کریں ہم طاہر اشرفی کو مولا نہیں مانتے ہیں۔ آپ اپنی بات رکھ لینا آپ درمیان میں بات نہیں کریں آپ سنیں ہمیں۔ ہم جو باتیں کر رہے ہیں جناب اسپیکر! خدا کو مانیں اس طرح کے بل یہاں نہیں لائیں یہ بلوچستان ہے۔

جناب اسپیکر: بل لانا تو میرا کام نہیں ہے وہ تو گورنمنٹ ٹریژری بنچز لاتے ہیں وہ majority میں ہیں وہ لاتے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میں اُن سے کہہ رہا ہوں میں اپنے دوستوں سے کہہ رہا ہوں کہ اپنے ایمان کو نقصان نہ دیں کیوں اس طرح کے بل لے کر آتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سنیں ذرا آپ اُن کو سنیں منسٹر صاحب! آپ پیش کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں جناب اسپیکر! یہ بل پیش نہ ہو یہاں سر! کیوں سنیں اُن کو ہم نہیں سنیں گے ہم روک لیں گے ہم اس بل کو نہیں مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ پڑھیں۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر صحت): میں صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی اُمور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ سرکاری مسودات قانون کو پیش کرنے کی بابت قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 24 کے لوازمات کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر، بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

جناب ولی محمد نورزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر): میں ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر، بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر، بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: میں ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کی بابت قاعدہ 84اور(2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر، بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: میں ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء(مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیرِ غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر، بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: میں ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سوشل ویلفیئر تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ جو اراکین اسمبلی تحریک منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی صاحب گنتی کریں۔ (گنتی کے بعد)

جناب اسپیکر: چونکہ تحریک کو اراکین اسمبلی کی اکثریت کی حمایت حاصل ہوگئی ہے لہٰذا بلوچستان میں بچوں کی شادی کی (ممانعت) کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 37 مصدرہ 2025ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔constitution کے خلاف کیسے ہوگا (شور۔ مداخلت) سنیں، سنیں۔

جناب اسپیکر: نیشنل اسمبلی نے اِس کو پاس کیا ہے سر! نیشنل اسمبلی نے پاس کیا ہے۔کس نے؟ نہیں وہ اگر unconstitutional ہے۔آپ تشریف رکھیں بیٹھیں۔میں آپ کو کر دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں۔۔(شور۔ مداخلت) یہ آپ کی باتیں، آپ اپنی سیٹ پر جائیں اور پھر یہ بات کریں۔سیٹ پر جائیں۔آپ سنیں پھر بات کریں۔نہیں، نہیں سن رہے ہیں، سن رہے ہیں۔آپ بیٹھیں اپنی مائیک پر آجائیں۔جناب! آپ تشریف رکھیں۔سیکرٹری صاحب! ایک منٹ please order in the House

(شور۔ مداخلت)

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب جی، جی

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں! ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا یہ بڑا غلط ہوا۔ دیکھیں وہ بل جس کا ہمارے چند ساتھیوں کا ادراک ہی نہیں اندازہ ہی نہیں ہے۔کہ یہ بل کس اہمیت کا حامی بل ہے۔اِن کو تو جناب اسپیکر صاحب ادراک ہی نہیں ہیں۔جب آپ ایک چیز سے لاعلم ہیں، بل کے بارے میں آپ کو نہیں معلوم ایمان کا تقاضہ یہی ہے۔اگر مجھے ایک چیز کا علم نہیں ہے مَیں ناعلم ہوں یا میرے علم میں اضافہ نہیں ہے یا میں اِس بل کو سمجھتا نہیں ہوں۔تو جناب اسپیکر صاحب! کوئی قباحت نہیں تھی۔آپ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھجوا دیتے۔وہاں بڑے علماء کرام بیٹھے

ہیں۔آپ اُن سے پوچھتے اُن سے کہتے کہ اِس میں اسلامی کیا ہے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ قرآن کیا کہتا ہے؟ شریعت کیا کہتی ہے؟ آپ اُن سے پوچھ لیتے۔یہ اسلامی نظریاتی کونسل بنا کس لیے؟ اور جناب اسپیکر صاحب! وہ بل جو شریعت کے خلاف ہے وہ پیش نہیں ہوسکتا۔وہ جو constitution ہے یہ آپس میں متصادم ہو جاتے ہیں ٹکراؤ آ جاتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ نہیں پیش ہوسکتا۔آپ نے تو پیش کر دیا میری عرض سن لیں ۔ہم اِس کے خلاف کورٹ بھی جائیں گے، ہم اِس کے خلاف سڑکوں پر بھی آئیں گے۔یہ کوئی چھوٹا بل نہیں ہے اِس کو یہ ہمارے کچھ ساتھی ایسے چیخ چلا کے اور ہنس کر تالی بجا کر بول رہے ہیں بس چھوٹا بل ہے۔جناب اسپیکر صاحب! جب یہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا یہ دیکھیں! یہ خواہش ایک این.جی اوز کی ہوسکتی ہے انٹرنیشنل ایجنڈے کی ہوسکتی ہے۔چونکہ وہ آپ کو فنڈنگ کرتی ہے اُنہوں نے آپ کے فنڈز روک کر رکھے ہوئے ہیں۔اُن کا دیرینہ مطالبہ یہی ہے کہ جب تک یہ بل پاس نہیں ہوگا اُس وقت تک ہم آپ کو فنڈ نہیں دیں گے۔لیکن جناب اسپیکر صاحب! ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتے ہیں ایسے بلز آتے ہیں جو شریعت اور قرآن کے منافی ہیں ہمیں چاہیے اگر ہمیں اُس میں علم نہیں ہے تو ہم اُس کو اسلامی نظریاتی کونسل بھجوا دیتے۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! اتنی جلد بازی اور اسمبلی کا ماحول اور اتنی کیا ضرورت تھی؟ کیا قیامت آ رہی تھی؟ آسمان گر رہا تھا؟ انتظار کر لیتے consensus پیدا کرتے علماء کی ہم اس سے اپنا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔علماء کو بٹھاتے ہیں اُن کے ساتھ بیٹھتے ،ایک منٹ نور محمد صاحب! مجھے بات کرنے دیں۔آپ کے بارے میں نہیں بولا ہوں آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں،نہیں please آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

جناب اصغر علی ترین: آپ نے تو پاس کر دیا 18 سال کا،کس شریعت کے مطابق کیا ہے؟ یہ کس اصول کے مطابق ہے۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب! اپنا اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سخت الفاظ میری زبان پر آ رہے ہیں میں نہیں کر رہا ہوں آپ میرے بزرگ ہیں۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب! چیئر کو ایڈریس کریں please ڈائریکٹ ممبر کے ساتھ نا جائیں نہیں don't do that جی جی بولیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! جب یہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: ایک point ہے بس اُن کو discuss کرنے دیں۔جی۔

جناب اصغر علی ترین: یہ میرا آئینی حق ہے۔

جناب اسپیکر: ہو گیا، ہو گیا ابھی اِس کو ایک point۔

جناب اصغر علی ترین: نور محمد دمڑ صاحب! میں بات کر سکتا ہوں یہ میرا آئینی حق ہے میں بات کر سکتا ہوں۔ آپ کون ہوتے ہیں روکنے والے آپ کون ہیں روکنے والے بیٹھ جائیں آرام سے یہ تمہارا نہیں ہے تم بتاؤ گے۔ یہ تو اسپیکر کا mandate ہے۔ آپ کون ہوتے ہیں آپ کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے؟ آپ کے پاس کون سا اختیار ہے؟ آپ کے پاس کون سا اختیار ہے؟ آرام سے بیٹھیں۔ یہ کوئی food department نہیں ہے یہ اسمبلی ہے ہر بندے کو حق ہے بات کرنے کا۔

جناب اسپیکر: آج کے ایجنڈے کی تمام باقی کارروائی Monday تک ڈیفر کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 17 نومبر 2025 بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 01 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆